مقالات　　جناب زاہد احمد ایم ۔ اے لیکچرار (سیالکوٹ)

فریضۂ تبلیغ

قسط ۲ (آخری)

مبلّغ کے اوصاف

مبلّغ میں مندرجہ ذیل خصوصیات کا پایا جانا ضروری ہے :

۱۔ عمل :

مبلّغ کے لیے سب سے مقدم بات یہ ہے کہ جس چیز کی وہ دوسروں کو دعوت دے رہا ہے اس پر خود بھی عمل کرتا ہو، ورنہ اس کی دعوت مؤثر نہ ہو گی ۔ قرآنِ مجید میں اہلِ ایمان سے مخاطب ہو کر فرمایا گیا ہے :

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۔"

(سورہ صف : ۲)

کہ "اے ایمان والو، تم وہ بات کیوں کہتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے ؟"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کو کوئی حکم دینے سے پہلے خود اس پر عمل کر کے دکھایا ۔ آپؐ نے جہاں دوسروں کو نماز کا حکم دیا وہاں خود بھی نمازیں پڑھیں، حتیٰ کہ نماز میں کثرتِ قیام کے سبب آپؐ کے پاؤں متورم ہو جاتے ۔ آپؐ نے جہاں دوسروں کو محنت کرنے کی تاکید فرمائی وہاں خود بھی محنت کی ۔ اگر دوسروں کو راہِ خدا میں خرچ کرنے کا حکم دیا تو خود دوسروں سے زیادہ خرچ کیا ۔ غرض آپؐ کی ذات ہر معاملے میں لوگوں کے لیے ایک ایسا اعلیٰ نمونہ بن گئی کہ اللہ نے آپؐ کے بارے میں قرآنِ مجید میں فرما دیا :

"لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ۔ الآیۃ" (الاحزاب : ۲۱)

کہ "تمہارے لیے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے ۔"

۲- نرمی :

حکیمانہ استدلال ہو یا وعظ و نصیحت ہو یا جدال و مناظرہ ہو، ضرورت یہ ہے کہ داعی نرمی اور خیر خواہی سے باتیں کرے۔ کیونکہ سختی اور شدت کا طریق دوسرے کے دل میں نفرت اور عداوت کے جذبات پیدا کرتا ہے اور کیسی ہی اچھی اور سچی بات ہو، اس قسم کے جذبات اس کے قبول کی استعداد مخاطب سے سلب کر لیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ غلط روی پر ضد اور ہٹ دھرمی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور دعوت و نصیحت کا فائدہ اور اثر باطل ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید میں ہے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو فرعون جیسے سرکش اور بدترین دشمن کے سامنے بھی پیغام ربانی لے کر جانے کا حکم ہوا تو ساتھ ہی یہ ہدایت بھی کی گئی :

"اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۔ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۔" (طٰہٰ : ۴۳-۴۴)

"تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ کہ اس نے سرکشی کی ہے۔ (لیکن) اس سے نرم گفتگو کرنا شاید وہ نصیحت قبول کرے یا خدا سے ڈرے۔"

اس لیے مبلّغین کو نرمی اپنا اصول بنا لینا چاہیئے اور سخت کلامی اور بدتہذیبی سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزانہ کشش لوگوں کو کھینچ کھینچ کر اسلام میں داخل کرتی تھی۔

۳- اعراض اور قولِ بلیغ :

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان منافقوں کے بارے میں، جو آپ کی نافرمانی کے مرتکب ہوئے تھے، یہ حکم ہوا :

"فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا ۢ بَلِيْغًا ۔" (سورۃ النساء : ۶۳)

"آپ ان سے درگزر فرمایئے، ان کو نصیحت کیجئے اور ان سے ایسی

بات کیجئے جو ان کے دلوں پر اثر کرے۔"

اس آیت میں تین ہدایات دی گئیں۔ اوّل یہ کہ دعوت و تبلیغ میں درگزر کرتے ہوئے مخالف کی بدتمیزی، بدتہذیبی اور درشتی کو برداشت کرنا چاہیئے۔ دوسرے یہ کہ اسے نصیحت کرنا اور سمجھانا چاہیئے۔ تیسرے یہ کہ گفتگو کا وہ مؤثر طرز و انداز اختیار کرنا چاہیئے جو دل میں گھر کرے۔

۴۔ سہولت و بشارت:

انہی ربّانی ہدایتوں کی تعمیل میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضؓ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کو یمن میں اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے بھیجا تو بوقتِ رخصت یہ نصیحت فرمائی:

"یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا بَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا۔" (صحیح بخاری مع فتح الباری ۸/۶۲)

"دینِ الٰہی کو آسان کر کے پیش کرنا سخت بنا کر نہیں، خوشخبری سنانا نفرت نہ دلانا۔"

یہ وہ تبلیغی اصول ہیں جو ایک داعی اور مبلّغ کی کامیابی کی جان ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضؓ کے سامنے، اور صحابہ رضؓ نے عام مسلمانوں کے سامنے اسی اصول کے مطابق دینِ الٰہی کو پیش کیا اور کامیابی حاصل کی۔

۵۔ تالیفِ قلب:

تبلیغ و دعوت کے سلسلہ میں اسلام نے ایک اور طریقہ بھی بتلایا ہے جس کو تالیفِ قلب کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے اس سے مقصود اس شخص کے ساتھ، جس کو اسلام کی طرف مائل کرنا ہو، لطف و محبت سے پیش آنا اور اس کی امداد و اعانت نیز ہمدردی و غمخواری کرنا ہے۔ کیونکہ انسان طبعاً شریفانہ جذبات کا ممنون ہوتا ہے اور یہ ممنونیت عناد اور ضد کے خیالات کو دُور کر کے قبولِ حق کی صلاحیت پیدا کر دیتی ہے۔ ایک دفعہ ایک بدو نے آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا "ان دونوں پہاڑوں کے درمیان بکریوں کے جتنے ریوڑ ہیں، مجھ کو عنایت کیجئے!" آپؐ نے اس کو وہ سب دے دیے۔ یہ فیاضی دیکھ کر وہ اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے اپنے پورے قبیلہ سے جا کر کہا: "بھائیو، اسلام قبول کرو، محمدؐ

اتنا دیتے ہیں کہ ان کو اپنے فقر و افلاس کا ڈر ہی نہیں رہتا۔"

(صحیح مسلم باب جُودُہٗ، جز ۱۵ ص۷۲)

۶۔خلوص :

مبلّغ کے دل میں کوئی دنیاوی غرض یا ذاتی لالچ نہ ہو بلکہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور دین کی سربلندی کے لیے تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے۔

۷۔علمِ دین :

ایک داعی اور مبلّغ کے لیے ضروری ہے کہ وہ تعلیماتِ اسلام سے خوب اچھی طرح واقف ہو۔عالمِ دین ہو تاکہ تبلیغ کے دوران ٹھوس قسم کے دلائل دے سکے، جو مخاطب کے دل پر اثر کریں۔

۸۔دوسرے مذاہب کی بنیادی تعلیمات :

مبلّغ کے لیے ضروری ہے کہ وہ دنیا کے بڑے بڑے مذاہب میں جو باتیں مشترک ہوں، ان کی نشاندہی کر سکتا ہو۔نیز ان تعلیمات میں اسلام کی فضیلت کے دلائل اسے معلوم ہوں تاکہ وہ غیر مسلموں کو دعوت دیتے وقت اسلام کی فضیلت ثابت کر سکے۔

۹۔زبان پر عبور :

جس قوم میں ایک مبلّغ دعوتِ حق دینا چاہے، اسے اس قوم کی زبان پر عبور حاصل ہونا چاہیے۔ورنہ دلنشین انداز میں وہ دل کی بات دوسروں تک نہیں پہنچا سکے گا۔

۱۰۔تدریج :

تبلیغ کا ایک اور اصول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم فرمایا کہ کسی قوم کو

دعوت دیتے وقت شریعت کے تمام احکام کا بوجھ ایک دم اس کی گردن پر نہ ڈال دیا جائے، بلکہ رفتہ رفتہ وہ اس کے سامنے پیش کیے جائیں۔ پہلے توحید اور رسالت کو پیش کرنا چاہیئے، اس کے بعد عبادات کو۔ عبادات میں بھی اہم اور پھر اہم کے اصول کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ عبادات میں سب سے اہم نماز ہے پھر زکوٰۃ ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضؓ کو یمن بھیجتے وقت آپؐ نے فرمایا:

"تم یہودیوں اور عیسائیوں کی ایک قوم کے پاس جاؤ گے تو ان کو پہلے اس کی دعوت دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے رسول ہیں۔ جب وہ یہ مان لیں تو ان کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں۔ اور جب وہ یہ بھی مان لیں تو ان کو بتاؤ کہ خدا نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے، یہ صدقہ ان کے دولت مندوں سے لے کر ان کے غریبوں کو دے دیا جائے۔ جب وہ اس کو تسلیم کر لیں تو خبردار، صدقہ میں چُن چُن کر ان کے بڑھیا مال کو نہ لینا۔ اور ہاں مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔"

(صحیح بخاری باب بعث معاذ الی الیمن ص۶۰)

اہلِ علم کے لیے عظیم خوشخبری

المکتبۃ الاثریہ سانگلہ ہل کی شاخ "الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور" میں قائم ہو چکی ہے۔ جہاں پر نایاب اور علمی کتابوں کا ذخیرہ ہمہ وقت موجود رہتا ہے۔ آپ کو تفسیر، حدیث، اصولِ تفسیر و حدیث، اسماء الرجال، تاریخ اسلام وغیرہ موضوعات کے علاوہ جس کتاب کی بھی ضرورت ہو، ہم سے رابطہ قائم کریں اور خدمت کا موقع دیں۔ شکریہ!

(مولانا) عبدالشکور اثری - المکتبۃ الاثریہ

دکان ۱۷ الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور